© rasailojaraid.com

ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور انکی اکیڈمی دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہے

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب کا اخباری بیان

اکوڑہ خٹک : دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے زکوٰۃ اور سود کے بارے میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کے تازہ خیالات کو " جاہلی نظریات " اور دین کے لئے کھلا چیلنج قرار دیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنوا اگرچہ کافی عرصہ سے دین کے اٹل اور غیر متبدل احکام و نصوص اور قطعی مسلمات کو مشق تحقیق بنائے ہوئے تھے ۔ مگر اب اخباری سطح پر ان کے " لادینی خیالات کی اشاعت سے بڑے خطرے کی غمازی ہو رہی ہے ۔ انہوں نے اس سے پہلے دین کے " علل و غایات " کو ابدی بلکہ احکام و نصوص کو قابل تبدیل و ترمیم قرار دے کر دین کو مسخ کرنے کی کوشش کی " سنت جاریہ " کے نام سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بغاوت کی ۔ ابھی پچھلے دنوں ہی " حدود شرعیہ " کو مشق ستم بنایا ۔ اور لفظ حد کو چودہ سو سالہ متفقہ اور متواتر مفہوم سے الگ کرنے کی سعی کی ۔ " سود " کو منافع کی آڑ میں حلال ٹھہرانے کے جاہلی خیالات کا اعادہ کیا ۔ اور اب زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کی تجویز پیش کی جس کے مقادیر اور مصارف قطعی منصوص ہیں ۔ اور جس طرح دیگر عبادات نماز کے اوقات و ارکان اور رکعات کی تعداد ، روزوں کی تعداد اور کیفیت ، حج کے ارکان اور مناسک میں ہرگز دخل اندازی نہیں کی جا سکتی ۔ اسی طرح زکوٰۃ جو ایک اہم عبادت ہے ۔ اس طرح کی دست درازیوں کی متحمل نہیں ہو سکتی ۔ ڈاکٹر صاحب نے ابھی حال ہی میں " عالمی مذاہب کانفرنس " میں کمیونزم کو اسلام سے بہتر قرار دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ۔ اور پاکستان کے لئے رسوائی کا سامان فراہم کیا ۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ " لادینی نظریات " اسلامی نظریہ پاکستان کے خلاف ہیں ۔ اور ان سے دینی جذبات مجروح ہونے اور دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا سامان ہو رہا ہے ۔ تو اس قسم کے " اشخاص " اور " تحقیقی اداروں " کو بجائے پابند کرنے کے حکومت کی سرپرستی اور حمایت میں ایسے خیالات کی اشاعت کا موقعہ کیوں دیا جا رہا ہے ؟ " مشاورتی کونسل " کے چیرمین نے اپنے بیان میں ڈاکٹر صاحب کے خیالات کا رشتہ کونسل سے کاٹ کر تو ان کے خیالات کے " غیر شرعی " ہونے کا اعتراف کر لیا ہے سوال یہ ہے ۔ کہ جب یہ شخص کونسل کا ممبر اور ایک مرکزی سرکاری ادارہ کا ڈائرکٹر ہو ۔ تو اس کے خیالات کی ذمہ داری سے کونسل اور حکومت کس طرح دستبردار ہو سکتی ہے ؟ اور اگر بالفرض یہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی نظریات پیش کرنے کا

(باقی صـ ۲۱ پر)

© rasailojaraid.com